Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

گوڈلورایم جے چیرین ودیگران

بنام

یونین آف انڈیاودیگران

تاریخ فیصلہ: 9دسمبر، 1991۔

[کلدیپ سنگھ اور ایم فاطمہ بیوی، جسٹس صاحبان]

آئین ہند 1950:

آرٹیکل 32-مفاد عامہ کا مقدمہ-سسٹروں پر حملہ اور زنا بالجبر-الزام کہ پولیس حقیقی مجرموں کو نہیں بلکہ غلط افراد کو گرفتار کر رہی ہے-سی بی آئی کی تحقیقات-ہدایات دی گئی ہیں۔

جولائی 1990 کی درمیانی رات کو تین شر پسند ایک عیسائی مشنری کے زیر انتظام اسکول کے رہائشی کوارٹروں میں داخل ہوئے نوکرانی اور بعض سسٹروں پر حملہ کیا۔ شر پسندوں نے دو سسٹروں کے ساتھ زنا بالجبر بھی کی اور سسٹروں کو مارا پیٹا اور انہیں جان سے مارنے کی دھمکی دی۔ انہوں نے گھر میں بھی توڑ پھوڑ کی اور الماری توڑنے کے بعد 1,11,000 روپے لوٹ لیے اور نوکرانی کی کلائی کی گھڑیاں اور بالیاں بھی چھین لیں۔

پولیس نے چار افراد کو گرفتار کیا اور ان سے کچھ کلائی کی گھڑیاں برآمد کیں۔ فرد قرار داد جرم دائر کی گئی۔ پولیس کے مطابق سسٹروں اور نوکرانی نے ملزم اور کلائی کی گھڑیاں پہچان لیں۔

تاہم، بہنیں اور نوکرانی مجسٹریٹ کے سامنے ملزم اور جائیداد مسروقہ کی شناخت کے لیے آگے نہیں آئیں۔ انہوں نے کہا کہ گرفتار کیے گئے چار افراد مجرم نہیں تھے اور اس واقعے میں 4 نہیں بلکہ 3 مجرم ملوث تھے۔ مقدمے کی سماعت سیشن عدالت میں زیر التوا تھی۔

دریں اثنا 3 ممتاز شہریوں نے مفادِ عامہ میں اس عدالت کے سامنے موجودہ رٹ درخواستیں دائر کیں جن میں دلیل دی گئی کہ کیس کی تحقیقات سی بی آئی کو سونپی جائے اور مقدمہ کو دوسری عدالت میں منتقل کیا جائے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

رٹ پٹیشنوں کو نمٹاتے ہوئے، یہ عدالت،

قرار پایا کہ : 1. پولیس کے ذریعے تحقیقات مکمل ہونے اور عدالت میں جمع کرائی گئی فرد قرار داد جرم کے بعد، یہ اس عدالت کے لیے نہیں ہے، عام طور پر، تحقیقات کو دوبارہ کھولنا، خاص طور پر سی بی آئی جیسی خصوصی ایجنسی کو سونپ کر۔ حالیہ دنوں میں پولیس کے معاملات میں بھی سی بی آئی جانچ کا مطالبہ بڑھ رہا ہے۔اس کے بہر حال، کسی دی گئی صورت حال میں، فریقین کے درمیان انصاف کرنے اور عوام کے ذہن میں اعتماد پیدا کرنے کے لیے سی بی آئی سے کسی جرم کی تحقیقات کرنے کو کہنا ضروری ہو سکتا ہے۔ یہ صرف ایجنسی کی کارکردگی اور آزادی کو ظاہر کرتا ہے۔

2. سانحے کا شکار ہونے والی سسٹروں نے مجسٹریٹ کے سامنے شناختی پریڈ میں مجرموں کی شناخت کے لیے آگے نہیں آرہی ہیں۔ مبینہ طور پر وہ چار افراد جنہیں پولیس نے ملزم کے طور پر قائم کیا ہے وہ اصل مجرم نہیں ہیں اور پولیس سسٹروں سے کہہ رہی ہے کہ وہ گرفتار کیے گئے چار افراد کو مجرم کے طور پر قبول کریں۔ان دعووں کے پیش نظر اور اس مقدمے کے حقائق اور حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے، سی بی آئی کو مذکورہ جرائم کے سلسلے میں مزید تحقیقات کرنے کی ہدایت دے کر انصاف کے مقاصد کو پورا کیا جائے گا۔ سی بی آئی فوری طور پر معاملے کی تحقیقات شروع کرے گی۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس اور متعلقہ اسٹیشن ہاؤس آفیسر تحقیقات کرنے میں سی بی آئی کی مدد کریں گے۔ ریاست اتر پردیش کو اپنے چیف سکریٹری اور ہوم سکریٹری کے ذریعے مزید ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس سلسلے میں سی بی آئی کو ہر ممکن مدد فراہم کرے۔ سی بی آئی تین ماہ کے اندر تحقیقات مکمل کرے گی اور قانون کے مطابق اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

3. فوجداری مقدمے کی منتقلی کی استدعا مسترد کر دی جاتی ہے۔ سیشن عدالت کے سامنے فوجداری کارروائی پر 16 مارچ 1992 تک روک رہے گی۔

بنیادی دائرہ اختیار: رٹ پٹیشن (فوجداری) نمبر 1753-55، سال 1990۔ آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت۔

مس للی تھامس درخواست گزاروں کے لیے۔

جواب دہندگان کے لیے اے ایس پنڈیر، وجے ہنسریا، سنیل جین، شیوی شرما، این این شرما، مسز انیل کٹیار اور مس اے سبھاشینی (غیر حاضر)۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عدالت کا فیصلہ کلدیپ سنگھ، جسٹس نے سنایا۔

آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت یہ عرضی، مفادِ عامہ میں، تین ممتاز شہریوں کی طرف سے 13 جولائی 1990 کو اتر پردیش کے گجرولا میں دو سسٹروں کے ساتھ مبینہ زنا بالجبر کے حوالے سے دائر کی گئی ہے، جن مجرموں نے سینٹ میری کانونٹ اسکول کے رہائشی کوارٹروں میں گھس کر کئی دیگر سسٹروں پر حملہ کیا اور تقریباً 1.10 لاکھ روپے نقد لے گئے۔

اس عدالت نے 26 نومبر 1990 کو نوٹس جاری کیا۔ مراد آباد کے سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، متعلقہ وقت پر گجرولا پولیس اسٹیشن کے ایس ایچ او شری سبھاش کا جلا اور سسٹروں کا طبّی معائنہ کرنے والی ڈاکٹر میرا سنگھ نے جوابی حلف نامے دائر کیے ہیں۔

درخواست گزاروں کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل نے ہمارے سامنے رٹ پٹیشن میں مانگی گئی بہت سی راحتوں میں سے صرف دو پر زور دیا ہے۔ یہ دلیل دی جاتی ہے کہ کیس کی تحقیقات سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) کو سونپی جائے اور کیس کو سیشن جج مراد آباد کی فائل سے سیشن جج دہلی کو منتقل کیا جائے۔

13 جولائی 1990 کو صبح 6.20 بجے سینٹ میری اسکول کی پرنسپل بہن فلورینا نے گجرولا پولیس اسٹیشن میں ابتدائی اطلاعی رپورٹ درج کرائی جس میں اس نے بتایا کہ وہ اپنے عملے کے ساتھ اسکول احاطے میں رہ رہی ہے۔ جولائی 1990 کے درمیان کی رات تقریباً 2 بجے تین شرپسند کھڑکی توڑ کر باورچی خانے سے احاطے میں داخل ہوئے۔ وہ منصفانہ رنگ کے نہیں تھے اور ان کی عمر تقریباً 20/24-30 سال تھی۔ ان سب کا رنگ کالا تھا اور انہوں نے انڈرویئر پہنے ہوئے تھے۔ تیسرا شخص جو گینگ لیڈر دکھائی دیتا تھا، اس نے زیر جامہ اور بنیان پہنے ہوئے تھے۔ شرپسند آدمی نے نوکرانی کو سنبھالا اور اس کے کان کی بالیاں اور کلائی کی گھڑی چھین لی۔ اس کے بعد تمام شرپسند اس کمرے میں چلے گئے جہاں عملے کی سسٹر زتارا، ٹیسی، انجلا، نشا، روزلیٹ اور ممتا سو رہی تھیں۔ سسٹروں کو چاقو، لوہے کی بار اور لاٹھیوں کی نوک پر دھمکیاں دی گئیں۔ سسٹروں کو کمرے میں بٹھایا گیا اور شرپسندوں میں سے ایک لوہے کے کچھ آلات لے کر دروازے کے باہر کھڑا رہا۔ ملزم جو گینگ کا لیڈر تھا بہن تارا کو زبردستی دوسرے کمرے میں لے گیا اور اس کے زنا بالجبر کی۔ شور مچانے پر سسٹروں کو مارا پیٹا گیا اور جان سے مارنے کی دھمکی دی گئی۔ دروازے کے باہر کھڑا شرارتی بہن روزلیٹ کو زبردستی ساتھ والے کمرے میں لے گیا اور اس کے زنا بالجبر کی۔ تینوں شرپسندوں نے بہن ممتا، انجلی

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اور دیگر سسٹروں پر حملہ کیا۔انہوں نے گھر کو بھگا دیا اور الماری توڑ کر روپے 1,11,000 لوٹ لیے۔یہ نقدر قم عملے کی تنخواہوں کی تقسیم اور کتاب فروش کو ادائیگی کے لیے رکھی گئی تھی۔

سینئر سپر نٹنڈنٹ پولیس نے اپنے جوابی حلف نامے میں کہا ہے کہ ملزم اقبال کو پولیس نے 24 جولائی 1990 کو گرفتار کیا تھا اور 2 اگست 1990 تک چار ملزم افراد سمپت لال، اقبال، جمال اور بابو کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔انہوں نے اپنے بیان حلفی میں مزید کہا:

"بابو سے دو کلائی کی گھڑیاں برآمد ہوئیں اور ایک کلائی کی گھڑی عوامی گواہوں دیپ چند اور جے کرن کی موجودگی میں جمال سے برآمد ہوئی۔متاثرہ نون فلورینا ٹیسی، ایلسی، سسٹر رنجی، نشا، انجلی اور نوکرانی بھی جائیداد مسروقہ کی بازیابی کے وقت پہنچ چکے تھے، اور پولیس کے ذریعے گرفتار کیے گئے ملزموں اور برآمد شدہ کلائی گھڑیوں کو پہچان لیا تھا۔"

سینئر سپر نٹنڈنٹ آف پولیس کے مطابق ملزم افراد کے خلاف فرد قرار داد جرم 10 اگست 1990 کو عدالت میں دائر کی گئی ہے۔سے پہلے ملزم افراد کی شناخت کے حوالے سے۔مجسٹریٹ، سینئر سپر نٹنڈنٹ آف پولیس نے کہا ہے کہ:

"سسٹروں کو 27.8.90 سے 1.10.90 تک تقریباً 7 تاریخیں دی گئیں تاکہ وہ جیل میں ملزم افراد کی شناختی پریڈ میں شرکت کریں تاکہ ان کی شناخت کے ساتھ ساتھ مجسٹریٹ کے سامنے کلائی کی گھڑیوں کی شناخت کی جا سکے۔تاہم وہ مجسٹریٹ کے سامنے ملزم اور جائیداد مسروقہ کی شناخت کرنے میں ناکام رہے ہیں۔"

دوسرے درخواست گزار پاؤلوس ویلاکناتھ جو ایک کیتھولک پادری ہیں، نے سینئر سپر نٹنڈنٹ آف پولیس، مراد آباد کی طرف سے دائر جوابی بیان حلفی میں جوابی حلف نامہ دائر کیا ہے۔جواب کے پیراگراف 7 میں، یہ ذیل میں بیان کیا گیا ہے:

"جرم کرنے والے تین مجرموں کے بجائے چار افراد کی گرفتاری انصاف کا مذاق ہے۔ریورنڈ سسٹرز کے لیے بیان کیا گیا کہ گرفتار کیے گئے چار افراد اقبال، سمار بل، جمال اور بابو اصل مجرم نہیں تھے۔ریورنڈ سسٹرز نے گھڑیاں اتار دیں اور ان گھڑیوں کو مسترد کر دیا جنہیں مبینہ طور پر پولیس نے اقبال و دیگران سے ضبط کیا تھا۔اس کے باوجود پولیس نے ریورنڈ سسٹرز سے کہا کہ وہ گرفتار کیے گئے چار افراد کو

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حقیقی مجرموں کے طور پر قبول کریں اور انہیں سزا دلائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اصل مجرم دو مرد اور ایک نو عمر تھا۔"

مسٹر سبھاش کا جلا، اس وقت کے اسٹیشن ہاؤس آفیسر، پولیس اسٹیشن، گجرولا نے 11 اکتوبر 1991 کو اس عدالت میں اپنا بیان حلفی داخل کیا۔ انہوں نے وہی بات دہرائی ہے جو سینئر سپرنٹنڈنٹ، پولیس پہلے ہی اپنے بیان حلفی میں بیان کر چکے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ مقدمے کی سماعت 9ویں ایڈیشنل سیشن جج مراد آباد کی عدالت میں زیر التوا ہے جس میں ملزموں کے خلاف 24 اکتوبر 1991 کو فرد جرم عائد کی جانی تھی۔

ہمارے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ درخواست گزاروں کی طرف سے رٹ پٹیشن میں مذکور مختلف حقائق اور حالات میں ان کے خدشات کی حمایت میں جائیں کہ پولیس کی طرف سے کیس کی تحقیقات منصفانہ نہیں تھی اور متاثرین کو ریاست اتر پردیش میں حکام کی طرف سے انصاف ملنے کا امکان نہیں ہے۔ جرم کے سلسلے میں چار ملزموں کو گرفتار کیا گیا ہے اور ان کے خلاف مقدمہ شروع ہونے کا امکان ہے۔ پولیس کے ذریعے تحقیقات مکمل ہونے اور عدالت میں جمع کرائی گئی فرد قرار داد جرم کے بعد، یہ اس عدالت کے لیے نہیں ہے، عام طور پر، تحقیقات کو دوبارہ کھولنا، خاص طور پر سی بی آئی جیسی خصوصی ایجنسی کو سونپ کر۔ ہم اس بات سے بھی آگاہ ہیں کہ حال ہی میں پولیس کے معاملات میں بھی سی بی آئی تحقیقات کا مطالبہ بڑھ رہا ہے۔ اس کے بہر حال، کسی دی گئی صورت حال میں، فریقین کے درمیان انصاف کرنے اور عوام کے ذہن میں اعتماد پیدا کرنے کے لیے۔ سی بی آئی سے کسی جرم کی تحقیقات کرنے کو کہنا ضروری ہو سکتا ہے۔ یہ صرف ایجنسی کی کارکردگی اور آزادی کو ظاہر کرتا ہے۔

سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے بیان حلفی سے یہ واضح ہے کہ سانحے کا شکار ہونے والی راہبہ مجسٹریٹ کے ذریعے منعقد کی جانے والی شناختی پریڈ میں مجرموں کی شناخت کے لیے آگے نہیں آ رہی ہیں۔ دوسری طرف درخواست گزاروں نے الزام لگایا ہے کہ جن چار افراد کو پولیس نے ملزم کے طور پر قائم کیا ہے وہ اصل مجرم نہیں ہیں اور پولیس سسٹروں سے کہہ رہی ہے کہ وہ گرفتار کیے گئے چار افراد کو مجرم کے طور پر قبول کریں۔ ان دعووں کے پیش نظر اور اس مقدمے کے حقائق اور حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے، ہمارا خیال ہے کہ اگر ہم سی بی آئی کو 12 جولائی اور 13 جولائی 1990 کی رات کے درمیان کیے گئے جرائم کے سلسلے میں پولیس اسٹیشن، گجرولا میں درج ایف آئی آر کے مطابق مزید تحقیقات کرنے کی ہدایت کریں تو انصاف کے مقاصد پورے ہوں گے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تاہم ہم 9 ویں ایڈیشنل سیشن جج مراد آباد کی فائل سے فوجداری مقدمہ کو منتقل کرنے کی استدعا گزاروں کی استدعا کو قبول کرنے کے لیے مائل نہیں ہیں۔

اس لیے ہم سی بی آئی کو فوری طور پر معاملے کی تحقیقات شروع کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ ہم مزید سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، مراد آباد اور اسٹیشن ہاؤس آفیسر، گجرولا پولیس اسٹیشن کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ تحقیقات کرنے میں سی بی آئی کی مدد کریں۔ ریاست اتر پردیش کو اپنے چیف سکریٹری اور ہوم سکریٹری کے ذریعے مزید ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس سلسلے میں سی بی آئی کو ہر ممکن مدد فراہم کرے۔

سی بی آئی آج سے تین ماہ کے اندر تحقیقات مکمل کرے گی اور قانون کے مطابق اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ نویں ایڈیشنل سیشن جج مراد آباد کے سامنے کارروائی پر 16 مارچ 1992 تک روک رہے گی۔

اس طرح رٹ پٹیشن کو نمٹادیا جاتا ہے۔

درخواستیں نمٹادی گئیں۔